مدارس کا نظامِ امتحانات

مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان

پاکستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ہزاروں دینی مدارس میں آج کل امتحانات کا چرچا ہر طالب علم کی زبان پر ہے۔ پورے تعلیمی سال میں طلباء جو کچھ پڑھتے ہیں مدارس میں اس کی جانچ کے لیے امتحان کا ایک نظام قائم ہے جو سال کے دوران مختلف موقعوں پر انعقاد پذیر ہوتے ہیں۔

اکثر مدارس میں جمعرات کا دن جو طلباء کے ہفتہ واری امتحان کا دن ہوتا ہے ابتدائی درجات میں یہ انتہائی مفید عمل ہے کہ طلباء نے جو کچھ ہفتے میں پڑھا ہے اس کو استاد ان سے ہفتے کے امتحان کے دوران سنے، اس طرح بعض کمزور یا متوسط استعداد کے طالب علم کو سبق کے علاوہ ایک اور موقعہ اپنی کتاب کو یاد کرنے کا مل جاتا ہے۔ اس سلسلے میں اگر اساتذہ اس ہفتہ واری امتحان کو مزید بہتر بنانے کے لیے اپنے طلباء کو شوق دلانے، ترغیب دینے کا مسلسل اہتمام کرتے رہیں تو یہ ایک مفید عمل ہوگا۔

ماہانہ امتحانی جائزہ کا اہتمام بھی اکثر مدارس میں باقاعدگی سے کیا جاتا ہے۔ اس میں پورے درجے میں سے دو یا تین کتابوں کو منتخب کر کے دو دو سوالات کے پرچے بنائے جاتے ہیں۔ اساتذہ کی ترغیب، طلباء کا اہتمام شامل ہونے کے نتیجے میں یہ عمل بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس عمل سے طلباء کی مسلسل توجہ کتاب پر مرکوز رہتی ہے، ان کی استعداد میں اضافہ ہوتا ہے اور دورانِ تعلیم طلباء اکتاہٹ یا سست روی کا شکار نہیں ہوتے۔ اہل مدارس کو ماہانہ امتحان کا یہ سلسلہ پورے اہتمام سے جاری رکھنا چاہیے۔

سہ ماہی اور ششماہی امتحان بھی مدارس کے نظام کا اہم حصہ ہیں۔ ان دونوں امتحانات کا انعقاد عام طور پر صفر اور جمادی الاولیٰ کے مہینے میں ہوتا ہے، ان دونوں امتحانات میں مقررہ نصاب کا امتحان لیا جاتا ہے جس میں تمام کتب شامل ہوتی ہیں، کوئی کتاب امتحان سے مستثنیٰ نہیں ہوتی۔ اکثر مدارس میں ان امتحانات سے پہلے، چند دن کی چھٹی بھی کی جاتی ہے، تاکہ طلباء پوری تیاری کے ساتھ امتحان دے سکیں۔ ان امتحانات کا اہم پہلو یہ ہے کہ ان کے ذریعے کتاب پورے طور پر طالب علم کی دسترس میں آجاتی ہے اور صرف مشہور امتحانی مقامات تک طالب علم کی دلچسپی باقی نہیں رہتی، بلکہ پوری کتاب از اول تا مقام درس طالب علم کو یاد ہو جاتی ہے۔

ان امتحانات میں تقریری اور تحریری امتحانات کا بھی فرق رکھا جاتا ہے یعنی کچھ کتابیں تقریری اور کچھ کتابیں

تحریری امتحان کے لیے تجویز کی جاتی ہیں۔ تحریری امتحان کے ذریعے جہاں طلباء کو اپنے جواب کو لکھنے کے ساتھ ساتھ تحریری طور پر مضمون نویسی کی خصوصیت حاصل ہوتی ہے تو دوسری طرف تقریری امتحانات کے ذریعے طالب علم کو اپنے مافی الضمیر کو بذریعہ تقریر اساتذہ کے سامنے بیان کرنے کا ملکہ حاصل ہوتا ہے۔ دونوں خوبیاں اپنی جگہ پر اہم ہیں اور ان کا اہتمام جاری رہنا چاہیے، خاص کر ابتدائی درجات میں درجہ رابعہ تک تقریری امتحانات کا سلسلہ اہتمام سے ہو۔ جب کہ انہی درجات میں بعض کتابوں کے لیے تحریری سوالات بھی تیار کیے جائیں درجہ خامسہ سے اوپر کے درجات میں پھر تحریری امتحانات کو ترجیح دی جائے اور تقریری طور پر بھی بعض کتب کا اہتمام یقیناً فائدے سے خالی نہیں ہوگا۔

سہ ماہی اور ششماہی امتحانات کے بعد طلباء کو یہ اندازہ اچھی طرح ہوجاتا ہے کہ ان کی تعلیمی قابلیت کا معیار کیا ہے اس کے نتیجے میں اب ہر طالب علم اپنے نفع نقصان کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے اساتذہ کی رہنمائی میں اپنی خامیوں کا ازالہ کرنے میں مشغول ہوجاتا ہے، چنانچہ اگر تقریری امتحان میں اس کی یہ خامی سامنے آئی ہے کہ اس کی عبارت کمزور ہے یا اسے صرفی نحوی یا لغوی اصطلاحات سے واقفیت نہیں ہے اور جملوں کا ترجمہ اس کے لیے مشکل ہو رہا ہے یا صورت مسئلہ بیان کرنے پر وہ قادر نہیں ہے تو اب وہ ان خامیوں کی درستگی میں مشغول ہوجاتا ہے اسی طرح تحریری امتحان کے دوران اگر طالب علم کو یہ معلوم ہوا کہ اس کی تحریر کمزور ہے یا اس کو تحریر میں مسئلے کا احاطہ کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے اور وہ اس کی صحیح صورت بیان کرنے پر قادر نہیں ہے جس کے نتیجے میں وہ فیل ہوا ہے یا اس کے نمبر کم آئے ہیں تو پھر وہ اپنی ان خامیوں کو بھی اپنے پیشِ نظر رکھ کر سالانہ امتحانات میں بھرپور محنت اور تیاری کا اہتمام کرتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارا تعلیمی نظام ایک طویل اور مشکل تعلیمی نظام ہے جس میں کتاب کی مقدار خواندگی کو وقت کے ساتھ ساتھ ملحوظ رکھنا انتہائی مشکل کام ہے، اسی لیے اگر آپ کتاب کو تیز چلاتے ہیں تو طلباء تقریر کے مختصر ہونے اور تشنہ رہنے کی شکایت کرتے ہیں اور اگر تقریر طویل کرتے ہیں تو پھر وقت کی نزاکت ملحوظ نہیں رہتی، چنانچہ قابل، ذہین اور تجربہ کار اساتذہ شروع سال سے ہی اپنی کتاب کی طوالت اور حجم کو پیش نظر رکھ کر، اپنے لیے مقدار خواندگی ترتیب دے دیتے ہیں اور پھر پورے سال پابندیٔ سبق اور پابندیٔ اوقات درس اپنے سامنے رکھتے ہوئے آسانی سے اپنی کتاب وقت مقرر پر پوری کرا دیتے ہیں جب کہ یہی کتاب یہی مقدار خواندگی بعض نئے ناتجربہ کار اور سہولت پسند اساتذہ کے لیے پریشانی کا باعث بن جاتی ہے اس لیے حضرات اساتذہ کو پوری دلجمعی توجہ اور اہتمام کے ساتھ اپنے سبق کی نوعیت اور مقدار کو پیش نظر رکھتے ہوئے، اپنے سے بڑے اساتذہ کے ساتھ مشاورت کرکے اسباق کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

امتحانات کے سلسلے کا آخری اہم امتحان سالانہ امتحان ہوا کرتا ہے جو غیر وفاقی درجات میں بعض مدارس میں وفاقی امتحان کے ساتھ اور بعض مدارس میں وفاقی امتحان سے ذرا پہلے منعقد ہوتا ہے جب کہ وفاقی درجات میں یہ سالانہ امتحان وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے امتحانات کا حصہ ہوتا ہے جہاں ہزاروں طلباء پورے پاکستان میں ایک وقت،

ایک دن، ایک ساتھ اس امتحان میں شریک ہوتے ہیں۔ سالانہ امتحانات میں طلباء اپنے درجے کی تمام کتابوں کا مکمل امتحان دیتے ہیں اور انہیں تین سوالات ہر ہر کتاب کے لازمی حل کرنے ہوتے ہیں جس میں پاس ہونے کے لیے کم از کم چالیس نمبر ہیں اور زیادہ سے زیادہ سو نمبر مقرر کیے گئے ہیں۔ چالیس سے کم نمبر حاصل کرنے والے طالب علم کو فیل شمار کیا جاتا ہے۔ وفاق المدارس کے تحت ہونے والے سالانہ امتحان کے نتائج چونکہ پورے ملک کی سطح پر شائع کیے جاتے ہیں اس لیے طلباء ان امتحانات کے لیے خوب کوشش و محنت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں جو ایک خوش آئند بات ہے، چنانچہ سالانہ امتحان سے پہلے رات کو دیر دیر تک جاگنا، امتحان کے لیے اپنے اساتذہ کی تقاریر کو یاد کرنا، مختلف دستیاب شروحات کا مطالعہ کرنا اور بعض مشکل مقامات کا تکرار کرنا، یہ ان دنوں طلباء میں عام نظر آتا ہے۔

اس سلسلے میں بعض مدارس کا یہ اہتمام کہ وہ وفاقی درجات کے لیے اپنے مدارس میں نگراں اساتذہ کا تقرر کرتے ہیں تاکہ وہ طلباء کو امتحان کے اندر عمدہ کارکردگی دکھانے کا سبب بن سکے، اس میں کمزور و متوسط طلباء پر بھی محنت کی جاتی ہے اور اعلیٰ صلاحیت کے حامل طلباء کو بھی مزید محنت کرنے کے گُر بتلائے جاتے ہیں، یہ طرز عمل اگر تمام مدارس اپنالیں اور طلباء سے امتحان سے پہلے ایک مذاکرہ ہو جس میں انہیں بتلایا جائے کہ وہ سوالیہ پرچوں کے جواب کس طرح لکھیں، تحریر کا انداز کیسے ہو، وقت کا استعمال کیسے کیا جائے، جوابات کے ضمن میں تفصیل کتنی کی جائے اور اگر طلباء صاف اور شستہ اردو سے ہٹ کر عربی زبان میں اپنے جوابات لکھ سکیں تو وہ ان کے لیے کتنا اہم ہیں تو یہ باتیں طلباء کے لیے انتہائی اہم ہوں گی۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے امتحان میں صرف مشہور مقامات کا امتحان میں آنا قصۂ پارینہ بن چکا ہے، اب پوری کتاب میں سے کہیں سے بھی سوال آسکتا ہے اور طالب علم کے بارے میں ممتحن اس بات کا جائزہ لے سکتا ہے کہ آیا اس نے پوری کتاب پڑھی ہے یا نہیں؟ اس طرح وفاق نے اپنے امتحانی نظام کو بہتر بناتے ہوئے اس بات کا انتظام کیا ہے کہ پرچوں کی ترسیل انتہائی محفوظ ذرائع سے ہو، چنانچہ پورے ملک میں سوالیہ پرچہ جات کی ترسیل کا ایک مکمل نظام وفاق کا تخلیق کردہ موجود ہے جو نہایت ذمہ داری کے ساتھ ہر ہر مرکز امتحان پر وقت مقررہ سے پہلے پرچوں کے پہنچنے کو یقینی بناتا ہے۔ پھر ہر مرکز امتحان کے لیے نگران اعلیٰ کا انتظام، دیگر نگران حضرات کا تقرر، طلباء کی حاضری کا اہتمام، سوالیہ پرچوں کی وقت مقرر پر تقسیم، دوران امتحان امتحانی نظام کی کڑی نگرانی، جوابی کاپیوں کی مرکز وفاق کو بحفاظت ترسیل...... یہ وہ امور ہیں جنھوں نے وفاق کے امتحانی نظام کو پورے ملک میں ایک قابل تعریف نظام کی شکل میں متعارف کروایا ہے۔

جوابی کاپیوں کی مرکز وفاق آمد کے بعد نتائج کی تیاری بھی ایک مسلسل محنت طلب عمل ہے چنانچہ تمام ممتحنین حضرات بیک وقت اس کے لیے مرکز وفاق تشریف لاتے ہیں اور پھر انہیں جوابی کاپیوں کی جانچ کا مشکل ترین امر سونپا جاتا ہے اور وہ پوری دیانت داری، جاں فشانی کے ساتھ اسے انجام دیتے ہیں، اس میں قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ اس

پورے نظام امتحان جس میں سوالیہ پرچوں سے لے کر امتحان کے انعقاد اور نتیجے کی تیاری جیسے اہم مراحل بھی شامل ہیں، ان کی نگرانی حضرت صدر وفاق زید مجدہ بنفس نفیس خود فرماتے ہیں اور یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ حضرت صدر وفاق کی اس سلسلے میں کوششیں، قربانیاں اور اس عمر کے حصہ میں اس کے لیے بنفس نفیس اسفار کرنا اس نظام کی اصل جان ہے۔

مدارس کے امتحانی نظام کے حوالے سے ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ مدارس میں نقل کا رجحان نہ ہونے کے برابر ہے، طلباء انتہائی محنت سے اپنے امتحان کی تیاری کرتے ہیں اور پھر پوری یکسوئی اور توجہ سے اپنے سوالیہ پرچے حل کرتے ہیں۔ ان کا یہ انہماک پاکستان کے مختلف دنیاوی تعلیمی اداروں میں پائی جانے والی بدنظمی، بددیانتی اور نقل کے رجحانات کے پیشِ نظر قابل تعریف ہے، اس کی وجہ وہ اخلاقی تربیت بھی ہے جو طلباء کی ذہن سازی میں ایک بڑا کردار ادا کرتی ہے...... ملک کی بعض بڑی یونی ورسٹیوں کے امتحانی نظام کے ذمہ دار حضرات نے جب مدارس کے امتحانات کے نظم کا معائنہ کیا تو وہ بے ساختہ یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ "یہ انسان نہیں فرشتے ہیں۔"

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اکابرین وفاق کی عمروں میں برکت عطا فرمائے، ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور یہ سال ہمارے عزیز طلباء کے لیے کامیابی کا سال ہو اور جو علم انھوں نے اپنے اساتذہ سے سیکھا، اللہ تعالیٰ اس میں انہیں برکتوں سے نوازے۔ آمین

مہتمم حضرات، پرنسپل صاحبان اور اساتذۂ کرام کے لئے خوش خبری

★ ہر مہتمم اور استاد کی کوشش اور دعا ہوتی ہے کہ اس کے ادارہ کے طلبہ و طالبات اپنا وقت قیمتی بنائیں اور مطالعہ، تکرار، ہوم ورک، واجب المنزل اہتمام سے کریں۔ اس مقصد کے لئے ایک بہترین کتاب **مطالعہ کی اہمیت** تیار کی گئی ہے، جس کے بارے میں حضرت مفتی نظام الدین شہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "ان شاء اللہ اس کتاب کو پڑھ کر اساتذہ و طلباء کو مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ بندہ علماء کرام و طالبان علم سے خصوصی درخواست کرتا ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ایک بار ضرور کریں، اگرچہ کتاب اس کی مستحق ہے کہ اس کا مطالعہ بار بار کیا جائے۔"

★ اسی طرح طلبہ کو اپنے اسلاف اور اکابر کے واقعات بتلا کر ان کے اندر صفات حمیدہ پیدا کرنے کی خواہش ہر مہتمم اور استاد کی ہوتی ہے اس کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کے واقعات کو **صحابہؓ کے واقعات** اور **تابعینؒ کے واقعات** کے نام سے نہایت ہی آسان اردو میں اور دل نشین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں بھی ان شاء اللہ طلبہ و طالبات کی تربیت کے لئے مفید رہیں گی۔

ملنے کا پتہ: اسٹاکسٹ مکتبۂ بیت العلم: دکان نمبر 1 فداء منزل گوالی لین نمبر 3 نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

ناشر دار الھدیٰ

فون نمبر: 2726509، موبائل: 0300-8213802
03343638900

یہ تمام کتابیں ہم سے براہ راست طلب فرمائیں
یا
کسی بھی معیاری کتب خانہ سے رجوع فرمائیں